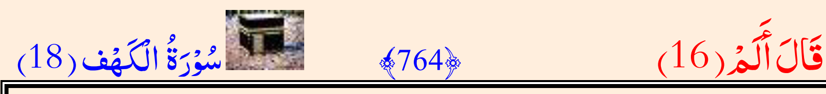


275

آیات نمبر 71 تا 82 میں موسیٰ علیہ السلام کے سفر کی سرگزشت کا بقایا حصہ جو انہوں نے اللہ کی ہدایت کے تحت کیا اور جس میں اللہ کی بعض حکمتیں ان پر آشکار ہوئیں

فَانۡطَلَقَا ٚ حَتّٰۤی اِذَا رَکِبَا فِی السَّفِیۡنَۃِ خَرَقَہَا ؕ پھر وہ دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ ایک جگہ پہنچ کر ایک کشتی میں سوار ہوگئے تو اس بزرگ نے کشتی میں شگاف ڈال دیا قَالَ اَخَرَقۡتَہَا لِتُغۡرِقَ اَہۡلَہَا ۚ لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡئًا اِمۡرًا ﴿۷۱﴾ موسیٰ علیہ السلام نے فوراً کہا کہ کیا آپ نے اس لئے سوراخ کر دیا کہ تمام کشتی والوں کو ڈبو دیں، بے شک آپ نے بہت ہی خطرناک کام کیا ہے قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ اِنَّکَ لَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ مَعِیَ صَبۡرًا ﴿۷۲﴾ اس بزرگ نے کہا کہ میں نے نہ کہا تھا کہ تم ہرگز میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِیۡ بِمَا نَسِیۡتُ وَ لَا تُرۡہِقۡنِیۡ مِنۡ اَمۡرِیۡ عُسۡرًا ﴿۷۳﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اس غلطی پر میری گرفت نہ کیجئے اور میرے معاملہ میں آپ اتنی سختی سے کام نہ لیں فَانۡطَلَقَا ٚ حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَہٗ ۙ قَالَ اَقَتَلۡتَ نَفۡسًا زَکِیَّۃًۢ بِغَیۡرِ نَفۡسٍ ؕ پھر وہ دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ انہیں راستہ میں ایک لڑکا ملا تو اس بزرگ نے اسے قتل کر ڈالا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ کیا آپ نے ایک بے گناہ شخص کو ناحق بغیر قصاص کے قتل کر دیا لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡئًا نُّکۡرًا ﴿۷۴﴾ بیشک آپ نے بڑا ہی سخت کام کیا ہے

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۷۵﴾ اس بزرگ نے کہا کہ میں
نے تم سے نہ کہا تھا کہ تم ہرگز میرے ساتھ صبر نہ کرسکو گے قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ
شَىۡءٍۢ بَعۡدَهَا فَلَا تُصٰحِبۡنِىۡ‌ۚ قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّىۡ عُذۡرًا ﴿۷۶﴾ موسیٰ علیہ السلام
نے کہا کہ اگر اس واقعہ کے بعد میں آپ سے کچھ پوچھوں تو بے شک مجھے اپنے ساتھ نہ
رکھیں، یقیناً آپ بہت دفعہ میرا عذر قبول کرچکے ہیں فَانۡطَلَقَا ٚ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهۡلَ
قَرۡيَةِ اۨسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا اَنۡ يُّضَيِّفُوۡهُمَا فَوَجَدَا فِيۡهَا جِدَارًا يُّرِيۡدُ اَنۡ
يَّنۡقَضَّ فَاَقَامَهٗ‌ؕ وہ دونوں ایک دفعہ پھر چل پڑے یہاں تک کہ جب ایک بستی میں
پہنچے تو وہاں کے لوگوں سے کھانا طلب کیا مگر اس بستی والوں نے ان کی مہمان نوازی سے
انکار کردیا، کہ اچانک انہیں اس بستی میں ایک دیوار نظر آئی جو گرنے والی تھی تو اس
بزرگ نے اسے مرمت کرکے پھر از سرنو کھڑا کردیا قَالَ لَوۡ شِئۡتَ لَتَّخَذۡتَ عَلَيۡهِ
اَجۡرًا ﴿۷۷﴾ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر آپ چاہتے تو ان لوگوں سے اس کام کی
کچھ اجرت ہی وصول کرلیتے قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَ‌ۚ اس بزرگ نے کہا کہ
بس میرا اور تمہارا ساتھ اب ختم ہوگیا سَاُنَبِّئُكَ بِتَاۡوِيۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعْ عَّلَيۡهِ
صَبۡرًا ﴿۷۸﴾ اب میں تمہیں ان باتوں کی حقیقت بتاتا ہوں، جن پر تم صبر نہ کرسکے اَمَّا
السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ لِمَسٰكِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ فِى الۡبَحۡرِ فَاَرَدْتُّ اَنۡ اَعِيۡبَهَا وَكَانَ
وَرَآءَهُمۡ مَّلِكٌ يَّاۡخُذُ كُلَّ سَفِيۡنَةٍ غَصۡبًا ﴿۷۹﴾ اس کشتی کا معاملہ یہ ہے کہ وہ چند
غریب آدمیوں کی تھی جو دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے، میں نے چاہا کہ اسے عیب دار
کردوں کیونکہ آگے ایک ایسے بادشاہ کا علاقہ تھا جو ہر بے عیب کشتی کو زبردستی چھین رہا تھا



وَ اَمَّا الۡغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤۡمِنَيۡنِ فَخَشِيۡنَاۤ اَنۡ يُّرۡهِقَهُمَا طُغۡيَانًا وَّ كُفۡرًا ۚ﴿۸۰﴾

اور وہ جو لڑکا تھا تو اس کے ماں باپ مومن تھے لیکن ہمیں اندیشہ ہوا کہ یہ بڑا ہو کر ان دونوں کو سرکشی اور کفر میں مبتلا نہ کر دے

فَاَرَدۡنَاۤ اَنۡ يُّبۡدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيۡرًا مِّنۡهُ زَكٰوةً وَّ اَقۡرَبَ رُحۡمًا ﴿۸۱﴾

اس لئے ہم نے چاہا کہ ان کا رب اس کے بدلے میں ان کو ایسی اولاد عطا فرمائے جو دینداری اور صلہ رحمی میں اس لڑکے سے بہتر ہو

وَ اَمَّا الۡجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيۡنِ يَتِيۡمَيۡنِ فِى الۡمَدِيۡنَةِ وَ كَانَ تَحۡتَهٗ كَنۡزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوۡهُمَا صَالِحًا ۚ

اور جہاں تک اس دیوار کا تعلق ہے وہ اس شہر میں رہنے والے دو یتیم بچوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ دفن تھا اور ان لڑکوں کا مرحوم باپ ایک صالح آدمی تھا

فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنۡ يَّبۡلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَ يَسۡتَخۡرِجَا كَنۡزَهُمَا ۖ رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ۚ

سو تمہارے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں اور تمہارے رب کی رحمت سے وہ اپنا خزانہ خود ہی نکالیں

وَمَا فَعَلۡتُهٗ عَنۡ اَمۡرِىۡ ؕ

اور ان میں سے کوئی بھی کام میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیا

ذٰلِكَ تَاۡوِيۡلُ مَا لَمۡ تَسۡطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ؕ﴿۸۲﴾

یہ ہے اصل حقیقت ان واقعات کی جن پر تم صبر نہ کر سکے رکوع[۱۰]

یہ قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ایک تربیتی سفر کی سرگزشت ہے۔ یہ سفر اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تحت انہوں نے اس لئے کیا کہ ایک بندہ خاص کے ذریعہ وہ اس کائنات کے اس رمز سے اچھی طرح آگاہ ہو جائیں کہ اس دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب ارادہ الٰہی کے تحت ہوتا ہے اور سر تا سر اس کی حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔ اس دنیا میں بظاہر سرکشوں اور نافرمانوں کو ڈھیل ملتی ہے جبکہ اہل حق مختلف قسم کی آزمائشوں میں مبتلا کئے جاتے ہیں لیکن یہ سب کچھ اللہ کی حکمت اور مصلحت پر مبنی ہوتا ہے

